ہفتہ وار رسالہ: 460

WEEKLY BOOKLET: 460

امیرِ اہلِ سنت کا تقریباً 38 سال پہلے (1988) کا بیان

چار بُرائیاں

(صفحات: 18)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چار برائیاں[1]

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 18 صفحات کا رسالہ ”چار برائیاں“ پڑھ یا سُن لے اُسے تمام برائیوں اور مُہلِک بیماریوں سے محفوظ فرما کر ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

ایک بُزُرگ جنگل میں سفر کر رہے تھے کہ رات ہو گئی، ہر طرف خوفناک درندے دَندناتے پھر رہے تھے، انہیں خوف محسوس ہوا تو اچانک یہ حدیثِ پاک یاد آئی ”جو ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(مسلم، ص172، حدیث:912)“ انہوں نے دُرود شریف پڑھ لیا اور ایک جگہ سو گئے، ساری رات سکون سے گزاری اور کسی دَرِندے نے ان کو چُھوا تک نہیں۔ پھر (اسی حدیث کے متعلّق) اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس لیے دُرود شریف پڑھا تھا کیونکہ ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے والے پر اللہ پاک کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جب مجھے اللہ پاک کی دس رحمتیں گھیر لیں گی تو بھلا کس دَرِندے کی مجال ہے کہ وہ میری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھے! (سعادۃ الدارین، ص152 ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

1 ... یہ بیان شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 14 ربیعُ الثّانی 1409ھ بمطابق 24 نومبر 1988ء کو دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب کراچی میں عاشقانِ رسول کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا تھا۔ جسے المدینۃ العلمیہ کے شعبے ”بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب ایمان کی پُختگی پر مُنْحَصِر ہوتا ہے۔ آپ نے ان بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایمان کی پختگی مُلاحَظہ فرمائی جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مومن تو ہیں لیکن ہماری توجہ ظاہری اسباب کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمارا اِیمان بھی پختہ فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

چار پرندے اور خُدا کی قدرت

حضرتِ ابراہیم خَلیلُ اللہ علیہ السّلام نے سمندر کے کنارے ایک لاش دیکھی۔ صورتِ حال یہ تھی کہ جب پانی آتا تو اس وقت مچھلیاں آجاتیں اور اس لاش کو کھاتیں، جب پانی اُتر جاتا تو دَرندے اس لاش کو کھاتے اور جب دَرِندے کھا کر چلے جاتے تو پرندے چونچیں مار کر کھاتے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! بے شک تُو قادر ہے اور مجھے یقین ہے تُو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ فرمائے گا لیکن مجھے تَجَسُّس ہو رہا ہے کہ کاش! میں یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں کہ تُو قیامت کے دن کس طرح اِس انسان کو اِکٹّھا کرے گا جس کے جسم سے کچھ حصے مچھلیوں کے پیٹ میں، کچھ دَرِندوں کے پیٹ میں اور کچھ پرندوں کے پوٹوں میں چلے گئے۔ اللہ پاک نے حکم دیا: اے ابراہیم! تم چار پرندے پالو اور ان کو خوب مانوس کرلو، جب اچھی طرح مانوس ہو جائیں تو ان کو ذبح کر دو، ذبح کرنے کے بعد اُن کے سر اپنے پاس رکھ لو اور گوشت کا قیمہ بنا کر اُسے اِرد گرد کے مختلف پہاڑوں پر تھوڑا تھوڑا رکھ آؤ اور ان کو پکارو پھر ہم تمہیں اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بحکمِ خُداوَندی چار پرندے مور، مرغ، کبوتر اور گِدھ پالے۔ جب وہ اچھی طرح مانوس ہو گئے تو آپ نے ان چاروں کو ذَبح کر کے اُن کے سر اپنے

پاس رکھ لیے اور گوشت کا قیمہ بنانے کے بعد مختلف پہاڑوں پر تھوڑا تھوڑا رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ علیہ السّلام نے ان کو پکارا کہ اللہ پاک کے حکم سے میرے پاس آؤ، آپ کے پکارتے ہی چاروں پرندوں کا قیمہ اِکٹھا ہونا شروع ہو گیا، ہڈیاں ایک دوسرے سے جُڑنے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے چاروں پرندے تیار ہو گئے پھر وہ چاروں دوڑتے ہوئے اپنے اپنے سَروں کے ساتھ آکر جُڑ گئے۔ حضرتِ ابراہیم خَلیلُ اللہ علیہ السّلام نے جب یہ روح پَرور منظر دیکھا تو آپ کے دل کو اطمینان اور قرار حاصل ہو گیا۔

(تفسیر جمل، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ:260، 1/ 329 مفہوماً)

اس پورے مضمون کو اللہ پاک نے پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 260 میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۠ (۲۶۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردے جِلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلا لے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک نے حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کو اپنی قدرت کا کیسا عَظیمُ الشّان نظارہ دکھایا! بے شک اللہ پاک کی قدرت کامل ہے، وہ جو

چاہے کر سکتا ہے اور وہ ہر شے پر قُدرت رکھنے والا ہے۔

چار پرندوں میں چار بُرائیاں

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جن چار پرندوں کو ذبح کیا ان چاروں میں ایک ایک بُری خصلت پائی جاتی ہے، مثلاً مور بڑا حسین پرندہ ہے، اس کے پَر بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور شاید پرندوں میں سب سے زیادہ حسین بھی یہی ہے لیکن اس میں ایک بُری خصلت پائی جاتی ہے کہ اسے اپنے حُسن و جمال پر بڑا گھَمَنڈ ہوتا ہے، اللہ پاک نے اس کا گھَمَنڈ توڑنے کے لئے اس کے پاؤں بد صورت بنائے، جب یہ موج مستی میں آ کر ناچتا ہے اور خود کو بڑا حَسین گُمان کرتا ہے لیکن جیسے ہی اس کی نظر اپنے پاؤں پر پڑتی ہے تو حُسن کا سارا نشہ اُتر جاتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ گِدھ بالکل بدنام پرندہ ہے، یہ مُردے کھاتا ہے اور اس کی بُری خصلت یہ ہے کہ اس میں حِرص و طَمَع کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ مرغ میں بُری خصلت یہ ہے کہ اس میں شہوت زیادہ ہوتی ہے۔ کبوتر میں بُری صفت یہ ہے کہ اس کو اپنی بلند پروازی پر بڑا ناز ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ان چاروں پرندوں کو ذبح کیا تو ان کے دل کو قرار آ گیا۔

آج اگر کوئی مسلمان ان چاروں بُری خصلتوں کو ذبح کر دے یعنی اگر کسی میں حُسن و جمال پایا جاتا ہے اور وہ اسے خوب نِکھارتا سنوارتا اور اس پر ناز کرتا ہے تو وہ اپنے حسن و جمال والے گھمنڈ کو ختم کر دے۔ اگر کسی میں بے جا شہوت پائی جاتی ہے تو وہ اس پر کنٹرول حاصل کر لے۔ اگر کوئی حرص و طمع کا شکار ہے اور دنیا کی دولت پر فریفتہ ہے تو وہ دنیا کی لالچ کو دل سے نکال دے۔ اگر کسی کے دل میں اونچان یعنی عُہدے اور کرسی کی خواہش ہے تو وہ اسے ختم کر دے اِن شاءَ اللہ اس کے دل کو بھی قرار حاصل ہو جائے گا اور اس کا دِل نور

www.dawateislami.net

وعرفان سے لَبریز ہو جائے گا۔(تفسیر جمل، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ:260، 1/327-329 مفہوماً)

بد قسمتی سے اب یہ چاروں خصلتیں عام ہو چکی ہیں۔ اگر کسی میں حسن و جمال پایا جاتا ہے تو وہ سامنے والے کو منہ نہیں لگاتا، اپنے آپ کو بڑا حسین و جمیل سمجھتا اور خوب اَکڑ کر چلتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانے کے لیے بزرگوں کے بڑے پیارے واقعات ملتے ہیں، آیئے اس سلسلے میں ایک نصیحت آمیز واقعہ پڑھئے:

اَکڑ کر چلنے والے کو نصیحت

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: حضرتِ طاؤس رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کو اَکڑ کر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ چال اس شخص کی نہیں جو یہ جانتا ہو کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے (یعنی اس کے پیٹ میں پاخانہ اور گند بھرا ہوا ہے)۔ (کیمیائے سعادت، 2/721 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی اپنے حُسن و جمال پر تکبُّر کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنی تخلیق پر غور کرے اُس پر واضح ہو جائے گا کہ اس کی تخلیق خون اور نُطفے سے ہوئی ہے، اس طرح غور و فکر کرنے سے اِن شاءَ اللہ اس کی تکبر جیسی بُری خصلت ختم ہو جائے گی۔ آج کل ہر ایک اپنی بلند پروازی یعنی مَنصَب اور عہدے کے پیچھے دوڑتا نظر آتا ہے اور اگر کسی کو بلند پروازی یعنی کوئی بڑا عہدہ یا مَنصَب مل جائے تو اسے بہت گھَمَنڈ ہونے لگتا ہے۔ ایسوں کو اُن لوگوں کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیے جن کی ہلاکت کا باعث ان کا عُہدہ اور مَنصَب بنا۔ آیئے! عہدے اور مَنصَب پر تکبر کرنے والوں کا انجام ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

فرعون و نَمرود کا اَنجام

جب فرعون کو عہدہ ملا تو وہ پھول گیا اور خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا، تین سو سال تک عیاشی

کرتا رہا لیکن آخر کار اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ دریائے نیل میں بڑی ذِلّت کے ساتھ ڈوب کر مرا۔ اسی طرح جب نمرود کو عہدہ ملا تو وہ بھی خدا ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا، بِالآخر اُسے ایک مچھر کے ذریعے ہلاک کیا گیا۔ (الحدیقۃ الندیۃ، 1/ 549 ملتقطاً)

عہدہ وہی اچھا ہے جو اسلام کی مَحبّت کے ساتھ ہو

یاد رکھئے! عہدہ وہی اچھا ہے جو اسلام کی محبت کے ساتھ ہو جیسا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے پاس تھا اور وہ اسے دینِ اسلام کی تبلیغ اور لوگوں کی بھلائی کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اسی طرح ہمارے بزرگانِ دین واولیائے عِظام رحمۃُ اللہِ علیہم کے پاس بھی عہدہ تھا اور ایسا عہدہ کہ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آج بھی وہ اپنے عُرس کے موقع پر لاکھوں لوگوں کو جمع کر لیتے ہیں جبکہ کوئی بڑے سے بڑا سیاسی لیڈر اتنے لوگوں کو جمع نہیں کر پاتا، آج بھی روزانہ ہزاروں لوگ اُن کے مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور اب بھی اَلحمدُ لِلّٰہ! لوگوں کے دِلوں پر اُن کی حکومت جاری ہے۔ یادرہے! آج کل دُنیاوی قانون کے اعتبار سے اگر کسی کو کوئی عہدہ یا منصب ملتا ہے تو وہ صرف پانچ سال کے لئے ہوتا ہے جبکہ اولیائے کرام کی حکومت سینکڑوں سال گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری ہے اور جاری رہے گی۔ اگر کسی پر عہدے کی دُھن سوار ہے اور مقصد صرف دنیا بنانا یا دولت کمانا ہے تو یقیناً یہ اس کی بُری صِفَت ہے اُسے چاہئے کہ اپنی اس بلند پروازی کی چاہت کو ختم کر دے تا کہ اسے دِلی سکون حاصل ہو۔ ہاں! اگر واقعی کوئی دینِ اسلام کی خدمت کے لئے عہدہ یا منصب پانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لائقِ تحسین ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس پُر فِتَن دور میں شہوت جیسی بُری خصلت

کو قابو میں رکھنا بھی بہت ضروری ہے ورنہ یہ بڑے بڑوں کو چاروں خانے چِت کر دیتی ہے اور بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے۔ تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ جو لوگ بڑے بزرگ اور ولی مانے جاتے تھے ان کے ساتھ شہوت نے وہ گُل کھلائے کہ ان کی ولایتیں چھین لی گئیں اور وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ آیئے! ایک ایسے شخص کی عبرتناک داستان ملاحظہ کیجئے جو شہوت کے سبب اپنی دنیا و آخرت برباد کر بیٹھا، چنانچہ

بد نصیب عابد

بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس کی دعائیں رَد نہیں کی جاتی تھیں، لوگ اپنے مریضوں کو اس کے پاس لاتے وہ دُعا کرتا تو صحت یاب ہو جاتے۔ ایک مرتبہ علاج کے لئے بادشاہ کی لڑکی کو اس کے پاس چھوڑ دیا گیا، وہ اس کا علاج کرتا رہا یہاں تک کہ شیطان نے اس کے دل میں بُرائی ڈالی اور ”نہ ہونے کا ہو گیا“ اور اس نے خوف کی وجہ سے لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ شیطان انسانی شکل میں بادشاہ کے پاس گیا اور اسے اس واقعہ سے آگاہ کر کے قبر کے بارے میں بھی بتا دیا، چنانچہ بادشاہ نے زمین کُھدوائی تو لاش برآمد ہو گئی۔ اب جب سزا کے طور پر اس عابد کو سُولی پر لٹکایا جانے لگا تو شیطان اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تجھے اس سے نجات دِلا سکتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تُو مجھے سجدہ کر۔ عابد نے شیطان کو سجدہ کیا تو شیطان کِھلکِھلا کر ہنسا اور بولا: میرا تجھ سے کوئی تعلّق نہیں۔ پھر اس بدنصیب عابد کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔ (تنبیہ الغافلین، ص326 ملخصاً)

غور کیجئے! شہوت کو قابو میں نہ رکھنے کی وجہ سے بدنصیب عابد اپنی دنیا و آخرت برباد کر بیٹھا۔ بدقسمتی سے آج کل حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ اگر کوئی اس دور میں گناہ سے بچا ہوا ہے تو شاید اس لیے کہ اسے گناہ کرنے کا موقع نہیں ملا یا وہ اس بات سے ڈرتا

ہے کہ کہیں بے عزتی نہ ہو جائے ورنہ اگر بالکل کُھلی چُھوٹ مل جائے تو شاید ہی کوئی گناہ سے رُک پائے۔ ویسے جس طرح آج کل گلی کوچوں میں کھلے عام ناچ گانوں کے فنکشن ہو رہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ جیسے گناہوں کی کھلی چھوٹ مل چکی ہے۔ کاروں میں سفر کرنے والے گانے سُن کر مستی میں ہِل رہے ہوتے ہیں اور اِسکوٹر اور سائیکل چلانے والے گانوں کی آواز سن کر اپنے سَروں کو ہِلانا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا نازک دور آگیا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں مل کر ناچتے ہیں اور ناچ گانوں کے ایسے ایسے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں کہ ان میں جو کچھ ہوتا ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا مناسب نہیں۔ اللہ پاک ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دنیا کی محبّت پر فریفتہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دور بڑا نازک ہے، خُدارا! اپنے آپ کو سنبھالو! جو لوگ اجتماعات میں شرکت کر کے سنّتوں بھرے بیانات سنتے ہیں کم ازکم انہیں سمجھ جانا چاہیے اور شکر ادا کرنا چاہیے کہ انہیں سمجھانے والے موجود ہیں جو پکار پکار کر سمجھاتے، قرآن و حدیث سناتے اور یہ بتاتے ہیں کہ جس طرف لوگ جا رہے ہیں وہ ہمارا راستہ نہیں ہے۔ یاد رکھئے! ہمارا راستہ مدینے کا راستہ ہے اور ہمیں صرف اُنہی باتوں کو ماننا ہے جن کا ہمیں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حکم دیا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کی بھاری اکثریت گناہوں میں مُلَوَّث ہو چکی ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے وہ گناہوں کو دل و جان سے چاہتی ہے۔ کون سا گھر ایسا ہے جہاں اسلام کے پیارے اصول اپنائے گئے ہیں؟ کون سا گھر ایسا ہے جس کا بچّہ بچّہ نمازی اور سنتوں کا پابند ہے؟ کون سا گھر ایسا ہے جس میں رہنے والی تمام خواتین پردہ نشین ہیں؟ کون سا گھر ایسا ہے جس سے موسیقی کی صدائیں بلند نہیں ہوتیں؟

پتا چلا مسلمانوں کی غالب اکثریت گناہوں کو سینے سے لگا چکی ہے اور دنیا کی محبت پر فریفتہ ہے۔ شاید لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں ہمیشہ رہیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس دنیا میں نہ کوئی ہمیشہ رہا ہے اور نہ رہے گا۔ بعض اوقات موت ایسے عجیب اَنداز سے آتی ہے کہ دیکھنے والا حیرت کا مُجَسَّمہ بن کر دیکھتا رہ جاتا ہے جیسا کہ

عبرتناک موت

ایک شخص ایک پُل کے فُٹ پاتھ پر باحفاظت چل رہا تھا کہ اتنے میں اس کے قریب سے ایک ٹرالہ گزرا جس کا ٹائر جھٹکے سے نکلا اور اس شخص کو جالگا جس کے سبب وہ بے چارہ اُچھل کر پُل سے نیچے جا گرا۔ اسی پر اِکْتِفانہ ہوا ٹائر اسے لگنے کے بعد اُچھلا اور پُل کے نیچے جہاں وہ گرا تھا اُسے دوبارہ جالگا اور یوں بے چارے کی ہڈیاں ٹوٹ پھوٹ گئیں اور اس نے وہیں دم توڑ دیا۔ اسی طرح بعض اوقات اچھا خاصا صحت مند آدمی اچانک موت کا شکار ہو جاتا ہے، چنانچہ

ریفری کی اچانک موت

بہت پرانی بات ہے کہ ایک اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ کہیں فُٹ بال کا میچ ہو رہا تھا اور ایک صاحب ریفری بن کر اس میچ کی نگرانی کر رہے تھے۔ میچ کے دوران ریفری صاحب کو ایک دم دِل کا دورہ پڑا، وہ نیچے گِرے اور اسی وقت اُن کا ہارٹ فیل ہو گیا۔ غور کیجئے! ریفری تندرست اور بڑا حاضر دماغ ہوتا ہے کیونکہ اسے ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے لیکن بے چارے کی لاش کو کھیل کے میدان سے لے جانا پڑا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مختصر سی زندگی میں اِدھر اُدھر کے چکروں میں پڑنے کے بجائے ایسے کام کیجئے جو آخرت میں کام آئیں۔ ہمیں دنیا میں جتنا رہنا ہے اس

www.dawateislami.net

کے لئے اتنی کوشش کرنی چاہیے اور جتنا وقت قبر و حشر میں گزارنا ہے، دنیا میں اس کی اتنی ہی تیاری کرنی چاہیے چونکہ قیامت کا دن 50ہزار سال کے برابر ہو گا اس لئے دنیا میں اس کی خوب تیاری کرنی ہو گی۔ دیکھیے! اگر ہمیں حیدر آباد جانا ہو تو ہم کوئی خاص تیاری نہیں کرتے بلکہ جو کپڑے پہنے ہوتے ہیں انہی میں چل پڑتے ہیں لیکن جب پنجاب وغیرہ کہیں دُور جانا ہو تو دو تین سوٹ اور کچھ ضروری چیزیں بھی ساتھ لے جاتے ہیں کیونکہ سفر کے اعتبار سے تیاری کی جاتی ہے لہٰذا جتنا عرصہ ہمیں قبر میں رہنا ہے اتنی قبر کی تیاری کرنی چاہیے اور جتنا بڑا قیامت کا دن ہے اس کی بھی اتنی تیاری کرنی چاہیے۔ جو لوگ دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری نہیں کرتے اور دنیا کی غفلتوں اور اس کی مَحبّت میں گم ہو جاتے ہیں ان کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے، چنانچہ

چار آفتیں

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے اس حالت میں صبح کی کہ اس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہو تو اسے چار ایسی آفتوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جن سے وہ کبھی فارغ نہیں ہوتا: ﴿1﴾ ایسا غم جو کبھی ختم نہ ہو ﴿2﴾ ایسی مَشْغُولِیَّت جس سے فراغت نہ ہو ﴿3﴾ ایسا فَقْر جس کے بعد خوشحالی نہ ہو اور ﴿4﴾ ایسی اُمّید جو کبھی پوری نہ ہو۔

(فردوس الاخبار، 2/296، حدیث:6227)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل نمازِ فجر کے لیے اُٹھتا کون ہے؟ مسلمانوں کی اکثریت نماز پڑھتی ہی کہاں ہے؟ صرف چار یا پانچ فیصد مسلمان نماز پڑھتے ہوں گے، اگر اکثریت پڑھتی تو مساجد کم پڑ جاتیں۔ ہم جب صبح اُٹھتے ہیں تو ہماری سوچ ہوتی ہے کہ آٹھ یا نو بجے دُکان کھولنی ہے۔ شاید ہی کوئی غاروں یا پہاڑوں میں ہو جو دنیا سے محبت نہ کرتا ہو

ورنہ آج کل لوگوں کی بھاری تعداد دنیا کی مَحبّت میں کھوئی ہوئی ہے۔ یاد رکھیے! دنیا کی محبت سے یہ مراد نہیں کہ آدمی حلال روزی کمانا چھوڑ دے اور بھیک مانگتا پِھرے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت دنیا کمانے اور مال و دولت بڑھانے کے بارے میں سوچتا رہے اور ”دُنیا دُنیا“ کرتا رہے۔ اسی طرح ماں باپ اور بال بچوں کی خدمت کے لیے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے بقدرِ ضرورت حلال روزی کمانا بھی دنیا کی محبت میں داخل نہیں۔

بدقسمتی سے ہم پر دُنیا کی محبت اتنی غالب ہوچکی ہے کہ ہم دُعا بھی دُنیا کی بہتری کے لیے کرواتے ہیں جیسا کہ بہت سے لوگ روزی میں برکت کے لیے دُعا کرنے کا کہتے ہیں مگر نیکیوں میں برکت سے مُتعلِّق دُعا کرنے کا کوئی نہیں کہتا! یوں ہی پڑھائی میں دل لگ جانے کے لیے تو بہت سے لوگ دُعا کرنے کا کہتے ہیں لیکن نماز میں دل لگ جائے، اس کے مُتعلِّق دُعا کرنے کا کوئی کوئی کہتا ہے! یہ اس لیے ہے کہ ہم پر دنیا کی محبت غالب ہے۔ کئی بے چارے یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ”ہماری فجر میں آنکھ کھلتی ہے لیکن ہم سُستی کے سبب پھر سے سو جاتے ہیں“ ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ اگر پِکنِک پر جانا ہو تو خوشی کے سبب انہیں رات بھر نیند نہیں آتی، اسی طرح اگر ڈیوٹی پر جانا ہو تب بھی صبح سویرے آنکھ کھل جاتی ہے اور کسی قسم کی سُستی نہیں ہوتی جیسا کہ بعض کمپنیوں کے ملازمین کا ڈیوٹی ٹائم صبح چار یا پانچ بجے شروع ہوتا ہے تو سب ملازمین صبح صبح اُٹھ جاتے ہیں، یونہی اگر بیرونِ ملک جانے کے لیے کسی کی فلائٹ صبح چار یا پانچ بجے ہو تو وہ پورے ٹائم پر ائیرپورٹ پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس نے پیسے خرچ کیے ہوتے ہیں جبکہ نماز کے لیے پیسے خرچ نہیں کیے ہوتے اس لیے آنکھ نہیں کُھل پاتی۔

پہلی آفت

بہرحال جس نے اس حالت میں صبح کی کہ اس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہو تو ایسے

www.dawateislami.net

شخص کو چار آفتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے جن میں سے پہلی آفت یہ ہے کہ "اُسے ایسے غم میں مبتلا کیا جاتا ہے جس کا کوئی مَداوا نہیں ہوتا" ذرا غور کیجئے! آج کون خوش ہے؟ کسی کا باپ بیمار ہے تو کسی کی ماں، کسی کا بچہ بیمار ہے تو کوئی بے روزگار، کوئی تنگدست ہے تو کوئی قرض دار، کسی کے ساتھ کچھ مسئلہ ہے تو کسی کے ساتھ کچھ، اَلغرض! لوگوں کی بڑی تعداد کسی نہ کسی غم میں گرفتار ہے۔

دوسری آفت

جو شخص اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہو تو اس پر دوسری آفت یہ ڈالی جاتی ہے کہ "وہ ایسی مَشغُولِیَّت میں پھنس جاتا ہے جس سے فراغت نہ ہو۔" اس لیے عام طور پر بے چارے سرمایہ دار زیادہ مصروف نظر آتے ہیں۔ عموماً دیکھا یہی گیا ہے کہ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں غریب زیادہ آتے ہیں جبکہ اَمیروں کو ٹائم نہیں ملتا کیونکہ اُنہیں دُکان کُھلی رکھنی ہوتی ہے، اگر دُکان بند ہو تو لَین دَین کا حساب کرنا ہوتا ہے اور فون پر پارٹیوں سے رابطہ قائم رکھنا ہوتا ہے۔ اگر مالدار بننا ہو تو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جیسے بنئے کہ وہ مالدار ہونے کے باوُجود پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے، دین کا کام کرتے اور قَحط سالی میں اپنے مال سے مسلمانوں کی خوب مدد فرماتے، چنانچہ

حضرتِ عثمانِ غنی کی شانِ سخاوت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں قحط پڑا جس کے باعث لوگ بہت پریشان ہوئے، حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج

www.dawateislami.net

شام تک اللہ پاک تمہاری پریشانی دُور کر دے گا، چنانچہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے ایک ہزار اُونٹ غلّہ سے لَدے ہوئے آئے۔ مدینۂ منوّرہ کے تاجر غلّہ خریدنے کے لیے حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ نے اُن سے فرمایا: یہ بتاؤ مُلکِ شام سے جو غلّہ میرے پاس آیا ہے تم اس پر کس قدر نفع دو گے؟ تاجروں نے کہا: دس روپے کے غلّہ پر دو روپے۔ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے۔ تاجروں نے کہا: جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے ہم اس کی قیمت پندرہ روپے دیں گے۔ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے تَعَجُّب سے کہا: وہ زیادہ دینے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے ایک روپے کے مال کی دس روپے قیمت مل رہی ہے، کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجروں نے انکار کر دیا، حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ غلّہ اللہ پاک کی راہ میں فُقَراءِ مدینہ کو دے دیا۔ (الریاض النضرۃ، 2/ 43-44 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ جیسا سرمایہ دار شاید ہی کہیں ہو ورنہ آج کل یہ سوچ ہوتی ہے کہ بہت سا غلّہ (گوداموں میں) چُھپا کر رکھ لیا جائے اور قحط پڑنے پر مہنگا کرکے بیچا جائے، بھلے قوم کل بھوکی مرتی، آج ہی مر جائے لیکن اپنی تجوری کسی صورت خالی نہیں ہونی چاہیے۔ بہر حال دنیا سے مَحَبّت کرنے والے پر ایسی مصروفیت ڈال دی جاتی ہے کہ اُسے فرصت ہی نہیں ملتی اور بے چارہ اس حال میں مرتا ہے کہ

سیٹھ جی کو فکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے
موت آ پہنچی کہ مِسٹر جان واپس کیجئے

www.dawateislami.net

تیسری آفت

جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہوتا ہے تو اس پر تیسری آفت یہ ڈالی جاتی ہے کہ ”وہ ایسی مُفلِسی میں پھنس جاتا ہے کہ کبھی مالدار نہیں ہوتا۔“ شاید آپ سوچیں کہ معاشرے میں ایسے کئی اَفراد ہیں جنھیں صبح و شام مال کمانے کی فکر ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ مُفلس نہیں بلکہ مالدار ہوتے ہیں تو یاد رکھیے! اصل مالداری یہ نہیں کہ کسی کے پاس مال و دولت کی کثرت ہو بلکہ اصل مالداری یہ ہے کہ بندہ دِلی طور پر مالدار ہو۔ اسی طرح بزرگی یہ نہیں کہ بندہ عمر کے لحاظ سے بڑا ہو جیسا کہ ہمارے یہاں بڑے بوڑھوں کو خوشامد کے طور پر ”بزرگ“ کہا جاتا ہے حالانکہ بہت سے بے چارے بوڑھوں کو نہ تو دُرست طریقے سے وضو کرنا آتا ہے اور نہ ہی نماز پڑھنی آتی ہے۔ اس سلسلے میں حضرتِ شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑی پیاری بات اِرشاد فرمائی ہے:

بُزُرگی بہ عقل اَست نہ بہ سال　　　تَوَنگری بہ دل اَست نہ بہ مال

یعنی بزرگی عقل سے ہے نہ کہ عمر کے لحاظ سے، مالداری دل سے ہے نہ کہ مال و دولت سے۔

(گلستان سعدی، ص20 ملخصًا)

مالدار ہونے کے باوُجود مُفلِس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو شخص دِلی طور پر مالدار نہیں وہ بظاہر کتنا ہی مالدار ہو مُفلِس ہی ہوتا ہے، ایسے شخص کو مال کی ہَوس زیادہ ہوتی ہے، وہ اپنا مال بڑھانے کے لیے پرائز بانڈز کی گڈیاں جمع کر کے رکھتا ہے، اس کا اپنے ملک میں کاروبار کرنے سے پیٹ نہیں بھرتا تو دیگر مَمالِک کا رُخ کرتا ہے اور یوں دنیا بھر میں کاروبار پھیلا دیتا ہے لیکن افسوس! دُنیوی مصروفیت کی وجہ سے وہ دین کے لیے وقت نہیں نکال پاتا۔ یاد رکھیے! جس میں دُنیوی

www.dawateislami.net

مال و دولت کی ہَوَس نہ ہو اور وہ رات کو کھانا کھا کر اطمینان سے سو جاتا ہو وہی سب سے بڑا مالدار ہے۔ وہ بے چارہ کیا مالدار ہے جسے نہ دن میں آرام ملتا ہے نہ رات میں، اگر رات کو تھک ہار کر سوتا ہے تو اچانک فون کی گھنٹی بجنے سے اُٹھ جاتا ہے۔ کچھ لوگ بظاہر مالدار نہیں ہوتے لیکن دل کے غنی ہوتے ہیں کہ جب وہ اپنی اِستِطاعت کے مطابق راہِ خدا میں اپنا تھوڑا سا مال خرچ کرتے ہیں تو اللہ پاک کی رحمت سے ان کا تھوڑا سا خرچ کیا ہوا مال بہت سارے مال سے سَبقَت لے جاتا ہے، چنانچہ

ایک دِرہم ایک لاکھ دِرہم سے بڑھ گیا

اللہ پاک کے آخری نبی، مکّی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا، صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو بڑا تعجب ہوا کہ کس طرح ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ایک شخص کے پاس کثیر مال تھا اس نے اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم خیرات کیے اور دوسرے کے پاس دو ہی درہم تھے اس نے ان میں سے ایک راہِ خدا میں دے دیا۔ (نسائی، ص415، حدیث:2525)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک درہم ایک لاکھ درہم سے اس لئے بڑھ گیا کہ وہ ایک درہم اس شخص کا آدھا مال تھا گویا اس نے اپنا آدھا مال راہِ خدا میں صدقہ کر دیا جبکہ اس کے بَرعَکس جس شخص نے ایک لاکھ درہم صدقہ کیا وہ اس کے کثیر مال و دولت میں سے آدھا نہیں صرف ایک حصّہ تھا، گویا اس نے اپنے آدھے مال سے بھی کم صدقہ کیا، یوں ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کا مشہور واقعہ بھی ہے کہ آپ نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اپنا آدھا مال حاضر کیا جبکہ

www.dawateislami.net

خلیفۂ اوّل حضرتِ صدیقِ اَکبر رضی اللہُ عنہ نے اپنا پورا مال پیش کیا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے عمر! کتنا مال یہاں لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے؟ عرض کی: حضور! آدھا لایا ہوں اور آدھا گھر والوں کے لیے رکھ آیا ہوں۔ پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صدیقِ اَکبر رضی اللہُ عنہ سے یہی سُوال کیا تو اُنہوں نے عرض کی: میں سارا مال ہی اُٹھا لایا ہوں اور گھر والوں کو اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذِمّۂ کرم پر چھوڑ آیا ہوں۔ (ترمذی، 5/380، حدیث:3695)

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

پَروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بَس　　صدیق کے لیے ہے خدا اور رَسول بَس

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کا آدھا مال حضرت صدیقِ اَکبر رضی اللہُ عنہ کے پورے مال سے کہیں زیادہ تھا لیکن پورا مال نہیں تھا جبکہ حضرت صدیقِ اَکبر رضی اللہُ عنہ نے جو مال پیش کیا وہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے آدھے مال کے مقابلے میں تھا تو کم لیکن چونکہ گھر کا پورا مال تھا اس لیے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ، حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ سے سبقت لے گئے۔

کبھی مالدار نہ ہونے والا شخص

جو شخص مال کی مَحبّت میں گرفتار ہو وہ بے چارہ کبھی مالدار نہیں ہوتا اور ہر وقت مال کے چکر میں پھنسا رہتا ہے۔ جس طرح کولھو کے بیل کی کوئی منزل نہیں ہوتی، بے چارہ ہر وقت ایک دائرے میں چکر لگاتا رہتا ہے، اسی طرح دنیا کی محبت میں گرفتار شخص کی بھی کوئی منزل نہیں ہوتی! وہ بے چارہ بھی بس مال بڑھانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ قرآنِ پاک میں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 30

www.dawateislami.net

سورۂ تکاثُر کی آیت 1 اور 2 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ۝۲ ﴾
ترجَمۂ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

چوتھی آفت

جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہو تو اس پر چوتھی آفت یہ ڈالی جاتی ہے کہ "وہ ایسی اُمّید میں پھنس جاتا ہے جو کبھی پوری نہیں ہوتی"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہت سے لوگوں نے یہ جملہ کئی بار سُنا ہو گا کہ "اُمّید پر دنیا قائم ہے۔" جب کسی کو آخرت کی تیاری کے حوالے سے سمجھایا جائے اور موت یاد دِلائی جائے تو جواب ملتا ہے "اُمید پر دنیا قائم ہے" بس پھر یہ سوچ کر بندہ دنیا کمانے میں ایسا مشغول ہوتا ہے کہ اس کی اُمّیدیں ہی ختم نہیں ہوتیں، ایک پروجیکٹ ابھی اَدھورا ہوتا ہے اسی دوران دوسرا شروع ہو جاتا ہے، ایک دکان سنبھالی نہیں جاتی کہ اتنے میں دوسری کھول کر اس پر ملازم رکھ دیا جاتا ہے اور پھر آج کے اس گئے گزرے دور میں کون کسی کو کما کر دیتا ہے؟ بِالآخر ایک دن اخبار میں خبر چھپتی ہے کہ فلاں دُکان کا ملازم مال سمیٹ کر بھاگ گیا۔ بہر حال ابھی زندگی کی اُمّیدیں پوری نہیں ہوتیں کہ موت آکر قصّہ تمام کر جاتی ہے۔ اے کاش! دنیا کی بے جا محبت ہمارے دِلوں سے نکل جائے اور اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی محبت ہمارے دِلوں میں راسِخ (یعنی پختہ) ہو جائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

اے دنیا کی مَحبّت میں گرفتار رہنے والو! اے دنیا کی خاطر ضمیر بیچ ڈالنے والو! اے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھنے والو! اے ہر وقت بینک بیلنس بڑھانے کی فکر میں بد مست رہنے والو!

تمہارے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ قرآنِ پاک کی سورۂ ہُمَزہ میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ﴿۲﴾ یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ﴿۳﴾ کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۫﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۙ﴿۸﴾ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ٪﴿۹﴾ (پ30، الھمزۃ:1تا 9)

ترجمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا اور تو نے کیا جانا کیا روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی لمبے لمبے ستونوں میں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی ان آیاتِ مبارکہ سے درسِ عبرت حاصل کیجئے! اللہ پاک "چغل خوروں، غیبت کرنے والوں اور گِن گِن کر نوٹیں رکھنے والوں" کو تنبیہ فرما رہا ہے۔ بہت سے لوگ اپنی زندگی اس طرح گزارتے ہیں کہ جیسے انہیں مرنا ہی نہیں، جَوان بھی اور 80، 90 سال کا بوڑھا بھی اپنی آخرت کو فراموش کئے ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر فلمیں ڈرامے دیکھ رہا ہوتا ہے، داڑھی مُنڈا رہا ہوتا ہے، گالیاں بَک رہا ہوتا ہے، جو مرضی میں آتا ہے کرتا چلا جاتا ہے اور ہر وقت اُس پر بس ایک ہی دُھن سُوار ہوتی ہے کہ کہیں سے مال ہاتھ آجائے۔ یاد رکھئے! قرآنِ پاک ہمیں خبردار کر رہا ہے کہ ابھی سنبھل جاؤ ورنہ بعد میں سِوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی اسلام کے روشن اُصولوں پر گزاریں اور سنتوں کے آئینہ دار بن جائیں۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اگلے ہفتے کا رسالہ

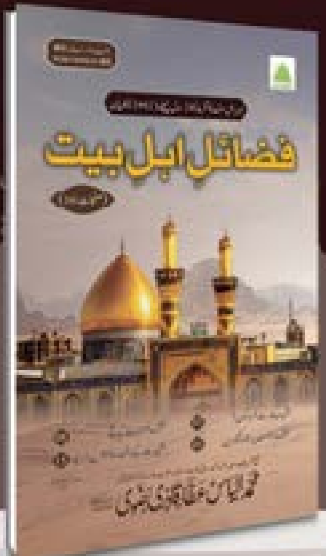

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net